بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۲۴۹	۵ نبوت ۱۳۴۶ ہش — یکم شعبان ۱۳۸۷ھ — ۵ نومبر ۱۹۶۷ء	جلد ۵۶/۲۱

اخبار احمدیہ

—○ ربوہ ۴ نومبر ۱۹۶۷ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

—○ کل حضور نے نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جماعت احمدیہ کے نفوس اور اموال میں ترقی اور برکت بخشنے کا جو وعدہ کیا تھا وہ کس طرح حیرت انگیز رنگ میں پورا ہوا۔ حضور نے ۱۸۹۲ء اور ۱۹۶۷ء کے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے جماعت کی حقیر قربانیوں کے بدلے میں گزشتہ ۷۵ سال میں جماعت احمدیہ کے اموال اور اس کے نفوس میں کئی ہزار گنے اضافہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے اس سلوک کا ذکر کرنے کے بعد حضور نے جماعت کو چندہ وقف جدید کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس ضمن میں احمدی بچوں کو بھی تحریک فرمائی کہ ان کے ذمہ جو رقم لگائی گئی تھی اسے انہیں بہرحال پورا کرنا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ جب ہمارا تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہم جو چندہ دیتے ہیں وہ اگلی دنیا میں اسے ہزاروں گنا بڑھا کر ہمیں واپس کرتا ہے۔ تو پھر کیوں نہ ہم مالی قربانیوں میں اپنا قدم آگے ہی آگے بڑھاتے چلے جائیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی مزید برکات کے ہم وارث ہوں۔

—○ برادرم عزیزم ودود احمد صاحب (حال لندن) کو اللہ تعالیٰ نے پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے جو محترم بھائی محمود احمد صاحب آف سرگودھا کی پوتی اور محترم ڈاکٹر محمد دین صاحب ڈاہڑی کی نواسی ہے۔ حضور نے بچی کا نام منورہ سلطانہ تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صالحہ بنائے اور اس کا وجود خاندان کے لئے بابرکت ثابت ہو۔ خاکسار نذیر احمد مبشر (سابق مبلغ مغربی افریقہ)

علمی تقاریر کا اجلاس

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ علمی تقاریر کا اجلاس مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۶۷ء کو بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر صدارت منعقد ہو گا انشاء اللہ۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر ان تقاریر سے مستفیض ہوں۔

(ابو العطاء جالندھری)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ارفع و اعلیٰ شان اور قوت قدسی کا عظیم الشان ثبوت

آپ نے وہ پاک جماعت تیار کی کہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کی آواز انکو آ گئی

(۱) "اپنے آپ کو سیدھا کرنا اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی پوری فرمانبرداری جہاں تک انسان کی اپنی ذات سے تعلق رکھتی ہے ممکن ہے کہ وہ اس کو پورا کرے لیکن دوسروں کو ویسا ہی بنانا آسان نہیں ہے۔ اس سے ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بلند شان اور قوت قدسی کا پتہ لگتا ہے۔ چنانچہ آپ نے اس حکم کی کیسی تعمیل کی۔ صحابہ کرامؓ کی وہ پاک جماعت تیار کی کہ ان کو کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کہا گیا اور رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کی آواز ان کو آ گئی۔ آپؐ کی زندگی میں کوئی بھی منافق مدینہ طیبہ میں نہ رہا۔ غرض ایسی کامیابی آپؐ کو ہوئی کہ اس کی نظیر کسی دوسرے نبی کے واقعات زندگی میں نہیں ملتی" (الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء)

(۲) "اچھی زندگی وہ ہے جو عمدہ ہو اگرچہ تھوڑی ہو۔ حضرت نوحؑ کے مقابلہ میں ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر بہت تھوڑی تھی مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر نہایت مفید تھی۔ تھوڑے سے عرصہ میں آپؐ نے بڑے بڑے مفید کام کئے۔ انبیاءؑ کے اقوال میں ایک اثر ہوتا ہے اور وہ اپنے ساتھ قوت قدسیہ رکھتے ہیں۔ یہ قوت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں سب سے زیادہ تھی۔ دیکھو ایک آدمی کا سمجھانا اور راہ پر لانا کیسا مشکل ہوتا ہے مگر آنحضرتؐ کے طفیل کروڑوں آدمی راہ پر آ گئے۔" (الحکم ۳۱ اگست ۱۹۰۱ء)

(۳) "آپ (پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم) کی شکل وصورت جس پر خدا پر بھروسہ کرنے کا نور چڑھا ہوا تھا اور جو جلالی اور جمالی رنگوں کو لئے ہوئے تھی اس میں ہی ایک کشش اور قوت تھی کہ وہ بے اختیار دلوں کو کھینچ لیتی تھی" (الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

۵ نومبر ۱۹۶۷ء

پیشگوئی

(۲)

الغرض اس پیشگوئی کا سب سے پہلا مخاطب یورپ ہے کیونکہ موجودہ شیطنت کے عروج کا وہی موجد ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسی کو سب سے پہلے متنبہ کیا ہے کہ

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں"

یہ الفاظ نہایت بلیغ ہیں۔ یورپ ہی آج بزعم خود یہ سمجھا ہوا ہے کہ اس نے بڑی عقلمندی سے ایسی ایسی چیزیں ایجاد کر لی ہیں۔ جن سے دنیا کو آرام ملتا ہے اور زندگی کی سہولتیں حاصل ہوتی ہیں۔ چنانچہ آج ایک طرف امریکہ اور دوسری طرف روس جو مغربی اقوام ہیں یہ دعوے کر رہی ہیں کہ ہم دنیا میں امن قائم کرنا چاہتے ہیں۔ پہلے بھی یہ اقوام یہی دعوے کرتی تھیں۔ اور آج بھی یہی اقوام امن کی دعویدار ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ سب فریب کا کرشمہ ہے۔ سب سے پہلے یورپ ہی اس عذاب میں گرفتار ہوگا اور وہ جو اپنے آپ کو امن کے گہوارے میں جھولتا ہوا خیال کرتا ہے۔ وہی پہلے امن سے محروم کیا جائے گا۔ اور پھر اس کے بعد ایشیا اور دوسرے ممالک بدامنی کا شکار ہوں گے۔ یہاں تک کہ یہ بلا جزائر میں بھی پہنچ جائے گی اور کوئی مصنوعی خدا ان کی مدد نہیں کرے گا۔

یہ کتنا واضح بیان ہے۔ دوسری عالمگیر جنگ میں جاپان پر ہی پہلی بار ایٹم بم کا تجربہ کیا گیا۔ جو جزائر کا مجموعہ ہے۔ اور اسی ملک کے لوگ جس کو "خدا" مانتے تھے۔ یعنی جاپان کا مغرور بادشاہ نہ صرف اس کی مدد نہ کر سکا بلکہ خود ایک معمولی انسان بن کر رہ گیا۔ اور اس کی خدائی ختم ہوگئی۔

"اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا
تمہاری مدد نہیں کرے گا"

الغرض تمام واقعات اسی ترتیب سے ہوئے جس ترتیب سے پیشگوئی میں بیان کئے گئے ہیں۔

پیشگوئی کا اس طرح پورا ہونا ثابت کرتا ہے کہ کوئی ایسی ہستی واقعی موجود ہے۔ جس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان واقعات کی اطلاع دی جو آپ کی وفات سے بھی کئی سال بعد شروع ہوئے اور اسی طرح وقوع پذیر ہوئے جس طرح پیشگوئی میں بیان کئے گئے ہیں۔ کیا کوئی بڑے سے بڑا سیاسی عالم اس وقت جب یہ پیشگوئی شائع ہوئی تھی کہہ سکتا تھا کہ یہ واقعات ہوں گے۔ اور اس ترتیب سے ظہور کریں گے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت تو لوگ تمسخر اڑاتے ہوں گے اور کہتے ہوں گے۔ بھلا ایسا کبھی ہو سکتا ہے مگر اس خدا نے جس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کئی سال پہلے یہ خبر دی تھی لفظ لفظ کو اسی ترتیب سے پورا کرکے دکھا دیا۔ جس ترتیب سے وہ بیان کئے گئے تھے۔ اور دنیا کو دکھا دیا کہ میں زندہ خدا موجود ہوں اور جو میں کہتا ہوں وہ کرکے دکھا دیتا ہوں ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا اسے ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے۔

(مسیح موعود علیہ السلام)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

رسولِ خدا کی قربانگاہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ کَانَ یَنْحَرُ فِی الْمَنْحَرِ یَعْنِیْ مَنْحَرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مَنْحَر یعنی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی قربانی کرنے کی جگہ میں قربانی کیا کرتے تھے

دلیلِ بہار

وہ خوش نصیب جو شب زندہ دار ہوتے ہیں
نشانِ رحمتِ پروردگار ہوتے ہیں

یونہی کسی کی نظر پر ہیں تہمتیں قائم
ہم آپ اپنی نظر کا شکار ہوتے ہیں

انہیں کے واسطے اپنی وفا محلِ نظر
ہزار جان سے جن پر نثار ہوتے ہیں

دیارِ غرب کے اصنام تھرتھرانے لگے
ضیائے شرق سے یہ شرمسار ہوتے ہیں

انہیں کو ملتی ہے تسکینِ قلب کی دولت
وفورِ شوق سے جو بے قرار ہوتے ہیں

کسی کی عینِ حقیقت بھی وجہِ حیرانی
کسی کے خواب حقیقت نگار ہوتے ہیں

انہیں بھی شوقِ ملاقات گر نہیں ہے تو کیوں؟
کبھی کبھی وہ سرِ رہگزار ہوتے ہیں

نقابِ رخ کو تمہاری خزاں کا نام ملا
تمہارے جلوے دلیلِ بہار ہوتے ہیں

نسیم ہم ہوں کہیں، ذہن و دل کی دنیا میں
دیارِ یار کے لیل و نہار ہوتے ہیں

(نسیم سیفی ربوہ)

یورپ کے بابرکت سفر سے کامیاب مراجعت پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سپاسنامہ

منجانب

صدر انجمن احمدیہ، تحریکِ جدید، وقفِ جدید، مجلس انصار اللہ و مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مورخہ ۳۰ اکتوبر کو مندرجہ بالا مرکزی تنظیموں کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں جو مشترکہ استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی تھی اس میں ان تنظیموں کی طرف سے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے مندرجہ ذیل سپاسنامہ پیش کیا تھا:-

سیّدنا و امامنا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آج کی اِس مبارک اور سعید تقریب میں ہم سب خدام اللہ تعالیٰ کے بے حد و بے شمار افضال و برکات پر اس کے حضور سجدۂ شکر بجا لاتے ہوئے حضور کی سفرِ یورپ سے کامیاب و کامران مراجعت پر حضور کی خدمت میں ہدیۂ تہنیت و تبریک پیش کرتے ہیں۔

حضور کا یہ سفر اللہ تعالیٰ کے ایک خاص نشان اور اس کی غیر معمولی نصرتوں کا درخشندہ برہان ہے۔ سفر کا آغاز دعاؤں، استخارات اور خاص تضرعات سے ہوا۔ ہر قدم پر تائیدِ ایزدی حضور کے شاملِ حال رہی۔ اشاعتِ اسلام اور دنیا کے کناروں تک دعوتِ حق پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جس طرح زمینی اور فضائی ذرائع کو اس موقعہ پر مسخر فرمایا وہ ہر بینا آنکھ کی نظر میں خدائی وعدوں کا ضَوفشاں ظہور ہے جو روز بروز نمایاں تر ہو رہا ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

اے ہمارے محبوب آقا! اولیاء الرحمٰن خدائے قدوس کی آواز ہوتے ہیں۔ وہ اپنا سب کچھ اُس ذات پر فدا کر دیتے ہیں وہ ہر قسم کی مدح و ستائش سے بے نیاز ہو کر اُس کے نام کے گیت گاتے ہیں۔ اس کی توحید کی منادی کرتے ہیں۔ حضور کا یہ سفر خاص طور پر اعلانِ حق کے لئے تھا اس میں یہ عظیم مقصد ہر پہلو سے پورا ہوا۔ آپ نے اِس سفر میں پہلا بنیادی مبارک کام یورپ کے کفرستان، ملکِ ڈنمارک، میں خدائے واحد کے گھر یعنی ایثار پیشہ احمدی خواتین کے زیورات سے تعمیر شدہ "مسجد نصرت جہاں" کا افتتاح فرمایا جو اِس بات کا عملی اعلان تھا کہ ان بلاد میں توحید کے پھیلنے اور اسلام کے سربلند ہونے کی ساعتِ سعد آ پہنچی ہے اور اب یورپ بہت جلد سچے خدا سے روشناس ہو گا۔

ہمارے پیارے امام! حضور کے اِس بابرکت سفر سے دنیائے احمدیت کے قلوب کی کشتِ روحانیت کی غیر معمولی آبیاری ہوئی ہے۔ دعاؤں کا خاص رنگ تھا، آسمانی انوار کا متواتر نزول تھا، رؤیائے صالحہ کی محسوس کثرت تھی۔ علاوہ ازیں دلوں میں اتحاد و یگانگت کی لہریں موجزن رہیں، حضرت امام ایدہ اللہ بنصرہٖ اور اس کے پیروؤں کے پُرمحبت رشتوں کی تاریں پورے ارتعاش پر تھیں۔ پاکستان اور ممالکِ یورپ کے احمدیوں نے ان دنوں جو محسوس کیا وہ ایک پُرکیف، ایمان پرور، اور ایمان افروز مگر ناقابلِ بیان لذت ہے۔ عربی ضرب المثل اَلسَّفَرُ اَبُو الْعَجَائِبِ کے مطابق یہ سفر عجائباتِ الٰہیہ کا ایک خاص مرقع ثابت ہوا ہے۔

سَیِّدَنَا الْاِمَامَ الْھُمَامَ!

حضور نے یورپ اور یاجوج وماجوج کی ساری سرزمین کے باشندوں کو جن واشگاف الفاظ میں انذار فرمایا اور جس طرح حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے آسمانی پیغام کو پُرشوکت رنگ میں اکنافِ عالم تک پہنچایا ہے وہ جماعتِ احمدیہ میں سلسلۂ خلافت کی عظمت و رفعت پر زندہ برہان ہے، اور حضور کی خلافتِ حقّہ کی برکات کا چمکتا ہوا نشان ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے اس خاص فضل پر کہ اس نے ہمیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد آپ جیسا اولوالعزم روحانی خلیفہ عطا فرمایا ہے جتنا بھی شکر و سپاس ادا کریں کم ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں خاص الخاص برکت ڈالے، ہمیشہ آپ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہم سب افرادِ جماعت کو حضور کے فیوض و برکات سے کامل طور پر متمتع فرمائے۔ آمِیْن یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

سَیِّدَنَا وَ اِمَامَنَا الْمُطَاعَ!

اِس مبارک موقعہ پر ہم سب خدام حضور کو پھر یقین دلاتے ہیں کہ حضور الٰہی تائید کے ساتھ دنیا بھر میں اشاعتِ اسلام کے لئے جو بھی قدم اٹھائیں گے ہم سب اس میں بھی آپ کے ساتھ ہوں گے اور حضور کی ہر آواز پر خندہ پیشانی اور عملی ایثار کے ساتھ لبیک کہیں گے۔ ہماری جانیں، ہمارے مال، ہماری اولادیں اور ہماری ہر چیز خدمتِ دین کے لئے وقف ہو گی اور ہم اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ مسیحِ پاک علیہ السلام کی اقتداء میں کہیں گے ؎

جانم فدا شود برہِ دینِ مصطفیٰ
این است کامِ دل اگر آید میسرم

ہمارا یقین ہے کہ حضور کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی میں "نَافِلَةً لَّكَ" اور "یَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ" کا مصداق مقرر فرمایا ہے اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پیشگوئی کے پُرشوکت ظہور کا وقت آن پہنچا ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۵ نومبر ۱۹۰۷ء کو تحریر فرمایا تھا:-

"یہ خدا کا کلام ہے
جو اپنے وقت پر پُورا
ہو گا۔ اگر اس زمانہ کے
بعض لوگ لمبی عمر پائیں گے
تو وہ دیکھیں گے کہ آج
جو خدا کی طرف سے یہ
پیشگوئی کی ہے وہ کس
شان اور قوت اور
طاقت سے ظہور میں
آئے گی۔ خدا کی باتیں
ٹل نہیں سکتیں۔"

(اشتہار تبصرہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدکم اللہ بنصرہٖ! ہم بالآخر پھر ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہوئے حضور سے دعاؤں کے خواستگار ہیں۔ حضور ہم سب چھوٹوں اور بڑوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کے جانباز سپاہی بنائے اور ہمیں احمدیت کی ایسی نمایاں اور شاندار خدمات کی توفیق بخشے جو اس کے ہاں درجۂ قبولیت حاصل کر سکیں اور دنیا بھر میں اسلام کے جھنڈے کو اِس طرح سربلند کر دیں کہ کبھی سرنگوں نہ ہو اور رہتی دنیا تک ساری دنیا میں کلمۂ توحید لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی آواز بلند ہو۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

ہم ہیں حضور کے خدام:-

(۱) اراکین صدر انجمن احمدیہ
(۲) " انجمن احمدیہ تحریک جدید
(۳) " " وقفِ جدید
(۴) " مجلس انصار اللہ
(۵) " " خدام الاحمدیہ

ربوہ۔ پاکستان
۳۰ اکتوبر ۱۹۶۷ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے بارھویں سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

نمازِ تہجد کا التزام اور اجتماعی دُعائیں حقائق و معارف کی بارش مختلف تربیتی اہم تقاریر ۔ قرآن و حدیث اور کتب حضرت مسیح موعودؑ کا بابرکت درس

اجتماع کے دوسرے دن کی ایمان افروز کارروائی

(شعبہ اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

(۲)

۲۸ اکتوبر کا پہلا اجلاس

۲۸ اکتوبر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے بارھویں سالانہ اجتماع کا دوسرا دن تھا۔ آج کی کارروائی صبح ½۴ بجے نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی سے شروع ہوئی جس میں انصار کی غالب اکثریت نے ذوق و شوق سے شمولیت اختیار کر کے اسلام اور احمدیت کی کامیابی کے لئے خصوصی اجتماعی دعائیں کیں۔ نماز تہجد مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب نے پڑھائی۔ نمازِ فجر کے بعد مکرم ملک محمد عبد اللہ صاحب نائب قائد تربیت نے اجلاس کے آغاز کا اعلان کیا سب سے پہلے درس قرآن شریف محترم مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا نے دیا۔ آپ نے سورۂ جمعہ کی آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے اس روحانی انقلاب کی تشریح کی جو عرب کے امیوں میں حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مزکّی وجود کے ذریعہ برپا ہوا۔ آپ کے فیض سے انہوں نے خدا تعالےٰ کی عظمت کے قیام کے لئے بےمثال قربانیاں دیں۔ آپ نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ کے وعدوں کے مطابق اِس دَور میں احیائے اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ آپؑ کے صحابہ نے بھی اسلام کی ترقی و اشاعت کے لئے اپنی مالی اور روحانی قربانیوں سے اسلام کے مرجھائے ہوئے باغ کو پھر ہرا کر دیا ہے۔

درس قرآن کریم کے بعد ذکر حبیب کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو صحابہ محترم مرزا احمد بیگ صاحب اور محترم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس صبح نو بجے شروع ہو کر قریباً پونے ایک بجے دوپہر تک جاری رہا۔ اجلاس کے مختلف حصوں کی صدارت کے فرائض علی الترتیب مکرم خان شمس الدین خاں صاحب پشاور، مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب شیخوپورہ اور مکرم چوہدری احمد جان صاحب راولپنڈی نے سرانجام دیئے۔

اس اجلاس کی کارروائی بھی تلاوت قرآن مجید سے شروع کی گئی جو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ بعد ازاں محترم مولانا ابو العطاءؔ صاحب فاضل نے قرآن مجید کا اور محترم ملک سیف الرحمان صاحب نے حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا درس دیا جس میں دربارِ رسالت کے آداب کے ضمن میں اللہ تعالےٰ کے احکامات اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو بیان کیا گیا۔ مکرم مولوی عبد المالک خان صاحب نے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیتے ہوئے وہ اقتباسات پیش کئے جن میں حضور نے اپنی جماعت کو ہدایت فرمائی ہے کہ وہ اطاعت اور فرمانبرداری کے لحاظ سے صحابہ کرام کا رنگ پیدا کریں۔

اس کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جاں نثاری اور وفاداری کے موضوع پر تقریر کی آپ نے بتلایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیضِ صحبت سے آپ کے صحابہ کا ایسا تزکیہ نفس ہوا کہ انہوں نے نہایت والہانہ جوش سے دین کے استحکام کے لئے قربانیاں پیش کیں۔ وطن چھوڑے۔ مال دیا اور بے دریغ دیا۔ عزتوں کی قربانی دی اور حتیٰ کہ اپنی جان عزیز خدا کی راہ میں قربان کر دی۔ آپ نے بطور مثال دو صحابہ کا ذکر کیا۔ یعنی حضرت مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسیح الاوّلؓ جن کے علم ایمان اور تقویٰ اور صدق و صفا اور اخلاص و محبت کا یہ عالم تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے

آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا یہ حال تھا کہ ایک روز قادیان میں اپنے مطب میں بیٹھے تھے کہ دہلی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تار آیا کہ بلا توقف چلے آؤ۔ آپ جس حالت میں مطب میں بیٹھے تھے اسی حالت میں اُٹھ کھڑے ہوئے اور سیدھے وہیں سے دہلی کی جانب روانہ ہو گئے۔ نہ گھر گئے نہ بستر نہ زادِ راہ لیا۔ توکّل علی اللہ کا یہ نرالا نمونہ تھا اور خدا کا سلوک بھی نرالا تھا۔ بٹالہ پہنچے تو ایک عقیدت مند نے ٹکٹ بھی پیش کیا اور اس کے علاوہ کثیر رقم بھی۔ محترم فرخ صاحب نے جاں نثاری کے ضمن میں حضرت سید عبد اللطیف صاحبؓ کی مثال پیش کی اور بتایا کہ کس طرح خدا تعالےٰ کے اس بزرگ بندے نے دین کی خاطر ثبات قدم دکھاتے ہوئے جامِ شہادت نوش کرتے ہوئے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ اللہ تعالےٰ آپ کی روح پر رحمتوں کی بارش برسائے آمین۔

مکرم فرخ صاحب کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ نے درازیٔ عمر کے اصول بیان فرمائے جس میں آپ نے بتلایا کہ غذا۔ ورزش۔ صاف اور کھلی ہوا۔ پاکیزگی اور طہارت۔ آرام و سکون۔ صحت و تندرستی کے قیام کے لئے بنیادی امور ہیں۔ بچپن۔ جوانی۔ ادھیڑ عمر اور بڑھاپے میں مناسب طور پر ان اصولوں کا خیال رکھا جائے تو انسان طبعی عمر کو پہنچ سکتا ہے ورنہ فاسد مادے خون میں جذب ہو کر جلد موت کا باعث بن جاتے ہیں۔ درازیٔ عمر کے لئے ذہنی سکون و اطمینان کو بھی بڑا دخل ہے اور موجودہ علم نفسیات اور سائنس نے بھی اس کی اہمیت تسلیم کی ہے۔ یہ سکون و اطمینان تعلق باللہ کے قیام اور حقوق العباد کی ادائیگی اور خدا تعالےٰ سے دعا کے ذریعہ ہی پیدا ہوتا ہے اس لئے باقی اصولوں کے علاوہ اسے بھی مدِ نظر رکھنا ضروری ہے۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری کے لئے احباب کو توجہ دلاتے ہوئے اس رسالہ کی اہمیت کو واضح کیا اور بتایا کہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ پاک ارشادات دیئے جاتے ہیں جن سے ہر گھر میں پاکیزہ ماحول پیدا ہو سکتا ہے۔ اس تحریک کے نتیجہ میں اسی وقت تین صد سے اوپر خریدار بن گئے۔

اس کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے ایک نظم پڑھ کر سنائی اور پھر انصار اللہ کا انعامی تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ اس مقابلہ میں بارہ انصار نے تقریریں کیں۔ ہر تقریر کے لئے پانچ منٹ کا وقت معین تھا اور حسبِ ذیل پانچ موضوع مقرر تھے :۔

۱۔ نماز باجماعت کی اہمیت و ضرورت

۲۔ خلافتِ ثالثہ کے مبارک دَور میں ہمارے فرائض۔

۳۔ تحریک تعلیم القرآن کی اہمیت۔

۴۔ اسلام کی فتح اور غلبہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے وعدے اور ہمارا فرض۔

۵۔ تربیت اولاد کے لئے نیک نمونہ کی ضرورت و اہمیت۔

منصفین کے فرائض مکرم شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ۔ مکرم بابو شمس الدین صاحب پشاور مکرم چوہدری انور حسین صاحب شیخوپورہ۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے سرانجام دیئے۔

منصفین کے فیصلہ کے مطابق اس انعامی تقریری مقابلہ میں مکرم شاہ محمد صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ اوّل۔ مکرم میر اللہ بخش صاحب تسلیم تلونڈی راہوالی ضلع گوجرانوالہ دوم اور مکرم شیخ محمد منیر صاحب دنیاپور ضلع ملتان سوم قرار دیئے گئے۔

انصار اللہ کے اس تقریری انعامی مقابلہ کے بعد سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب کی زیرِ صدارت شروع ہوا جو ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ سوالات کے جوابات محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل۔ محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل اور محترم مرزا عبد الحق صاحب نے دیئے۔

پونے ایک بجے کے قریب نماز ظہر و عصر اور طعام کے لئے اجلاس ہذا برخاست ہوا۔

(باقی)

اپنے پیارے ابا جانؓ کی یاد میں

حضرت مولانا جلال الدین صاحب کا ذکرِ خیر

از مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمس

ابا جان کی وفات کا دن ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء ہے۔ چنانچہ پرسوں سے ہی ان کی یاد آرہی تھی اور ان کے اخلاق فاضلہ اور ان کی خدمات سلسلہ عالیہ احمدیہ رہ رہ کر سامنے آئیں اور ساتھ ہی دعا نکلتی ہے کہ اے اللہ تعالیٰ ان کی روح کو ہمیشہ شگفتہ اور چین سے رکھ۔ ان کے درجات بلند فرما اور انہیں اپنے فضل سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء راشدین کے قرب میں جگہ دے۔ آمین ثم آمین

ساتھ ہی دعا ہے کہ اے اللہ تعالیٰ تو ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دین کی خدمت کی توفیق عطا فرما۔ اور یہ جماعت اور سلسلہ عالیہ دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا رہے اور ہم بھی آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے چاند ستارے بن کر چمکیں۔

میرے ابا جانؓ نے اپنے بچپن کے دن موضع سیکھواں میں گزارے جو کہ قادیان دارالامان سے قریباً تین میل ۔۔۔۔ کے فاصلہ پر واقع ہے۔ بعد میں جامعہ احمدیہ قادیان میں تعلیم حاصل کی۔ شروع ہی سے تقاریر کا بہت شوق اور ولولہ تھا۔ جوانی کے عالم میں آپ نے بہت سے مناظرے بھی کئے۔

آپ بہت ہی سادہ دل اور ملنسار تھے۔ آپ نے کبھی کسی کو ملنے سے انکار نہیں کیا۔ آپ بعض مقامی عہدوں پر بھی رہے اور مجھے ذاتی طور پر بھی معلوم ہے کہ بعض احباب نامناسب اوقات پر بھی آجاتے تھے اور مختلف طور پر اپنے مسائل اور مشکلات یا معاملات پیش کیا کرتے تھے۔ لیکن آپ ہر ایک کی بات بہت تحمل اور بردباری سے سنتے اور پھر جو مناسب حل ہو سکتا تھا کر دیتے تھے۔ ہر معاملہ انہوں نے دیانتداری اور انصاف کی بنا پر طے کیا۔ سلسلہ کی طرف سے مفوضہ فرائض کی سرانجام دہی کے لئے اپنے دفاتر میں وہ نہایت دیانتداری سے کام کرتے تھے اور سلسلہ کے کاموں کو اپنے ذاتی مفاد پر ترجیح دیا کرتے تھے۔ جب قریباً ۱۹۵۳ء میں معلوم ہوا کہ ان کو ذیابیطس کی شکایت ہے اور پھر بعد میں دل کی تکلیف بھی شروع ہو گئی تب بھی خدمت دین کی خاطر انہوں نے اپنی ۔۔۔ اور طاقت سے بڑھ کر ہی کام کیا۔ بعض دفعہ تو میں نے بھی ان سے عرض کیا کہ انہیں اتنا کام نہیں کرنا چاہیئے اور صحت کا تقاضا ہے کہ کام کے ساتھ آرام ضرور کیا جائے۔ لیکن وہ ہمیشہ سلسلہ کے کام خصوصاً کتب کی چھپوائی اور ان کی ترتیب وغیرہ کے متعلق بہت فکرمند رہتے تھے۔ ان کی خواہش یہ تھی کہ جلد از جلد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی خزائن لوگوں تک پہنچا دیں اور یہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا بیش بہا خزانہ محفوظ ہو جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کی توفیق بھی دی۔ وہ اکثر شب و روز اس کے متعلق سوچا کرتے تھے اور راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر دعائیں بھی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ بسا اوقات جب رات کو میری نیند کھلی تو انہیں جاگتے ہی پایا۔ اور عموماً تہجد پڑھتے ہی دیکھا۔

غریبوں کے لئے آپ بہت ہمدردی کے جذبات رکھتے تھے۔ اور حتی الامکان ان کی مدد کیا کرتے تھے۔ انہوں نے کبھی کسی سے اس وجہ سے قبض محسوس نہیں کی کہ وہ غریب ہے۔ غریب نوازی کو وہ فخر سمجھتے تھے۔ اور غریبوں کے ساتھ ملنے اور ان سے بات چیت میں وہ خوشی محسوس کرتے تھے۔

ایک احمدی کی حیثیت سے انہوں نے ہمیشہ بہت اعلیٰ نمونہ پیش کیا وہ انکساری اور محبت اور خلوص کا مجسمہ تھے آپ خدمت اسلام و اشاعت دین کی خاص تڑپ رکھتے تھے۔ اور اسی جذبہ اور تڑپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں عرب ممالک اور انگلستان میں بحیثیت مبلغ سلسلہ کام کرنے کی سعادت بخشی اور پھر دینی خدمات میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں تک پہنچے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے انہیں "خالد احمدیت" کا خطاب عطا فرمایا۔ اور اس خطاب کے ملنے پر انہیں بجا طور پر فخر بھی تھا جس دن جلسہ سالانہ کی تقریر میں حضور نے یہ اعزاز انہیں عطا فرمایا۔ اس دن ابا جانؓ کے چہرہ سے بشاشت ٹپک ہی تھی۔ اور کیوں نہ ہو۔ جبکہ احمدیت کے اس شیدائی کو خدا کے مسیح کے خلیفہ نے اس کے لئے منتخب فرمایا تھا اور یہ انہیں یہ اعزاز بخشا تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

انہوں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر اور ویسے بھی مختلف جلسوں میں تقاریر فرمائیں ان کی تقاریر زیادہ تر اخلاقی اور تربیتی موضوع پر ہوتی رہیں۔ خصوصاً آخری دنوں میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے متعلق جو جماعت احمدیہ کے ساتھ اس نے کئے ہیں پر تقاریر کی ہیں۔

ساتھ ہی آپ ہمیشہ خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ اور اس میں ان کا ہی نہیں بلکہ سب احمدیوں کا ایمان ہے کہ یہ نعمت جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے۔ اس سے وابستہ رہ کر ہی ہم زندہ رہ سکتے ہیں۔ اور اسلام ترقی اور غلبہ حاصل کر سکتا ہے۔

آج سے چار سال قبل جب میں یکم اکتوبر ۱۹۶۳ء کو لاہور سے روانہ ہونے والا تھا تو وہ اپنی چارپائی پر خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ کچھ افسردگی کے آثار چہرہ پر دیکھ کر میرے دریافت پر بولے کہ کچھ نہیں۔ چنانچہ جب ہوائی اڈہ پر مجھ سے بغلگیر ہوئے تو مجھے بہت خیال آیا کہ میں ان سے کہہ دوں کہ وہ دادا جان مرحوم کی طرح ہی نہ کریں کہ اپنے بیٹے کی واپسی سے پہلے ہی اس دنیا سے چلے جائیں۔ لیکن میں کہہ نہ سکا اور کیا معلوم تھا کہ قدرت کو یہی منظور تھا اور اس قادر مطلق خدا نے انہیں میرے واپس پاکستان پہنچنے سے پہلے ہی اپنے ہاں بلا لیا۔ ؎

ملانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مجھے ابا جان کے پاس بہت ہی کم وقت گزارنے کا موقع ملا۔ میرے بچپن کے زمانہ میں وہ چونکہ لندن میں تھے۔ اسلئے وہ وقت ان سے جدائی میں گزرا۔ میں قریباً تیرہ سال کا تھا جب ان سے پہلی دفعہ ملاقات ہوئی۔ ان دنوں ہم قادیان میں تھے۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھنے مسجد اقصیٰ اور پھر مسجد مبارک میں نماز مغرب ادا کرنے جاتا تھا ـــ پھر محلہ دارالرحمت کی مسجد میں صبح کی نماز پڑھا کرتے تھے۔ ابھی انہیں آئے ہوئے قریباً سال ہی گزرا تھا کہ وہاں سے ہمیں ہجرت کرنا پڑی۔ ہم اگست کے آخر میں لاہور آگئے۔ جبکہ ابا جانؓ آخر ماہ اکتوبر میں لاہور پہنچے۔ پھر چند ماہ ہم اکٹھے لاہور میں رہے۔ پھر انہیں ربوہ جاکر کام کرنے کا ارشاد ہوا۔ اور میں لاہور میں تعلیم کے سلسلہ میں رہا۔ گرمی کی چھٹیوں میں گھر ربوہ جاتا تو ان کی معیت میں بیٹھنے کا موقع ملتا اور ۱۹۶۳ء میں میں امریکہ مزید تعلیم کی غرض سے آگیا کہ اسی دوران میں ان کی وفات ہو گئی۔ بہرحال ایک والد کی حیثیت سے میں نے انہیں بہت شفیق اور مہربان باپ پایا۔ جب بھی انہیں کوئی مجھ سے شکایت ہوتی یا انہوں نے مجھے کوئی نصیحت کرنی ہوتی تو بہت ہی نرم اور احسن پیرائے میں بات کرتے۔ جب میں امریکہ آیا تو ایک دن اپنی کتاب کھولی تو ایک رقعہ ملا جو ابا جان نے لکھا ہوا تھا اور جس وقت میں وہاں سے چلا ہوں۔ خاموشی سے میری کتاب میں رکھ دیا ہوگا۔ مجھے اس کا علم نہیں تھا۔ جب میں نے پڑھا تو پتہ چلا۔ اس کا اصل متن تو انشاء اللہ بعد میں شائع کروں گا۔ بہرحال اس کا لب لباب یہ تھا کہ امریکہ جیسے ملک میں جاکر ہم نے یہ دکھانا ہے کہ ہم حضرت رسول اکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اور ہمیں دنیا اور مادیت پرستی میں نہیں پڑنا چاہیئے بلکہ روحانی اقدار قائم رکھنی چاہئیں اور یہ باتیں بعد میں بھی اپنے خطوط میں مجھے ہمیشہ لکھتے رہے۔

ان کی وفات سے جہاں ہمارے خاندان کو صدمہ پہنچا اور ہمارے درمیان سے ایک نہایت مہربان۔ شفیق اور دعاگو بزرگ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا۔ وہاں ساری جماعت نے اس صدمہ کو محسوس کیا اور اظہار افسوس و ہمدردی کیا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی وفات پر ایک خطبہ "کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ۔ وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ" کے موضوع پر فرمایا۔ اس میں جہاں آپ نے ابا جان کی خدمات سلسلہ کو سراہا اور ان کی وفات پر جماعتی صدمہ کا اظہار فرمایا۔ وہاں آپ نے صبر کی تلقین بھی فرمائی۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کے ساتھ ہمیشہ سے اعلیٰ سلوک کرتا چلا آیا ہے اور جب بھی ایک نقصان اور صدمہ اس جماعت کو ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اسکے بدلہ میں کئی خوشیاں اس جماعت کو عطا فرمائیں۔ اسلئے جہاں اس ایک شمس کے چلے جانے سے ہمیں صدمہ ہوا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ہمارا خدا ہمیں بہت سے شمس اور عطا فرمائے گا کیونکہ شروع ہی سے اس کا ہمارے ساتھ ایسا سلوک چلا آیا ہے۔ آمین ثم آمین

آخر میں احمدی احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ میری والدہ محترمہ اور میرے چھوٹے بہن بھائیوں کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔

اسلامی اصول کی فلاسفی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معرکۃ الآراء لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" پوری صحت کے ساتھ ملک بنوا کر دیدہ زیب سپر کیلنڈر کاغذ پر نظارت اصلاح و ارشاد نے حسب فیصلہ مشاورت ۱۹۶۶ء شائع کر دی ہے اس کی طباعت اور کتابت بہترین اور جاذب نظر ہے۔ اب اس کی وسیع اشاعت جماعتہائے احمدیہ کے ذمہ ہے۔ یہ کتاب تبلیغ اسلام کے لئے ایک بہترین ہدیہ ہے۔ جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کو چاہیئے کہ وہ جلد اس کے نسخے مناسب تعداد میں مہتمم نشر و اشاعت نظارت اصلاح و ارشاد سے طلب فرمائیں

باوجود ان خوبیوں کے ہدیہ صرف ایک روپیہ پچاس پیسے فی نسخہ ہے۔ دس نسخے منگوانے پر محصول ڈاک معاف ہوگا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ہمارے زمیندار و مزارع حضرات توجہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات کی کمائی میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے تا اپنی عزیز کمائی کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر کے اس کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کر کے اس کے خاص انعامات کے وارث ہوں۔

فصل خریف (ساؤنی) کی برداشت شروع ہے۔ زمیندار و مزارع حضرات کے بارہ میں سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد حسب ذیل ہے۔ حضور انور فرماتے ہیں:۔

"۱۔ زمیندار احباب جن کی زمین (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زیادہ زمین والے دو آنے فی ایکڑ کے حساب سے برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون دیا کریں۔

۲۔ مزارع احباب جن کی مزارعت (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسے فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں"

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید)

امانت تحریک جدید میں کیوں روپیہ رکھا جائے

- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری کردہ تحریک ہے
- امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے۔
- یہ ایک الہامی تحریک ہے
- امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی
- اس امانت میں آپ اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے چھوٹی سے چھوٹی رقم بھی جمع کروا سکتے ہیں اور بوقت ضرورت واپس بھی لے سکتے ہیں۔

مزید تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید سے رجوع فرمائیں۔

افسر امانت تحریک جدید

پاکستانی فضائی فوج میں تعلیمی افسران کی ضرورت

درخواست وصولی کی آخری تاریخ ۱۲ / ۱۱ / ۶۶

تعلیمی قابلیت۔ برائے ایسوسی ایٹ پروفیسر اسلامک سٹڈیز۔ ایم اے ہسٹری (جنرل) یا اسلامک ہسٹری کا بی۔ اے میں اکنامکس بھی ایک مضمون ہو یا ایم اے اکنامکس۔ تجربہ تعلیمی ۵ سے ۱۰ سال۔

برائے تعلیمی افسران۔ ایم۔ اے انگریزی یا ایم۔ ایس۔ سی۔ جغرافیہ۔ یا ریاضی یا فزکس یا اردو۔ یا بنگالی یا اسلامیات۔ ایم۔ اے پولیٹیکل سائنس۔ ایم۔ اے ڈی۔ بی۔ ٹی کو ترجیح دی جائیگی۔

عمر:۔ ۲۱ تا ۴۵ سال ۱۲ / ۱۱ / ۶۶ کو۔ درخواست بنام ڈائریکٹر تعلیم ایئر ہیڈ کوارٹر پشاور۔ درخواست کے ہمراہ تعلیمی سرٹیفکیٹس کی مصدقہ نقول اور فوٹو، تاریخ پیدائش۔ تجربہ کی تفصیل۔ جن میں حصہ لیا ہو درج کریں۔ (پ۔ ٹ ۱۱ ، ۲۲ / ۳)

(ناظر تعلیم)

ایک بلند پایہ تربیتی رسالہ

"ماہنامہ انصار اللہ" کے سلسلہ میں متعدد بار درخواست کی جا چکی ہے کہ حضور اقدس کی منشاء مبارک کے تحت ہر احمدی گھرانہ کو اس بلند پایہ تربیتی رسالہ کا خریدار بنانے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی روشنی میں ہر احمدی گھرانے کا جائزہ لیا جائے تا صحیح طور پر معلوم ہو سکے کہ کس قدر گھرانے خریدار ہیں اور بقیہ کس قدر تعداد کو تحریک کر کے اس ثواب میں شامل کرنا ہے مگر ابھی تک مجالس کے ایک حصہ سے ان اعداد و شمار کا انتظار ہے۔ ایسی مجالس کے عہدیداروں کی توجہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کی طرف کروائی جاتی ہے۔

"اگر کوئی کام کرنا چاہتے ہو تو واقعات کی دنیا میں قیاسیات سے کام لینا چھوڑ دو"

الفضل ۲۷ / دسمبر ۱۹۳۹ء

(اسسٹنٹ منیجر ماہنامہ انصار اللہ۔ ربوہ)

ایک محرر کی ضرورت

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ایک محرر کی ضرورت ہے۔ میٹرک پاس خدمت دین کا شوق رکھنے والے نوجوان اپنی درخواستیں یکم نومبر ۱۹۶۶ء تک امیر و قائد مقامی کی تصدیق کروا کر دفتر میں بھجوا دیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ۔

نور کا جل

آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کے لئے ربوہ کا مشہور عالم تحفہ۔ قیمت سوا روپیہ

سرمہ خورشید

دھند جالا غبار ککرے موتیا پھولا کے لئے لاجواب سرمہ قیمت پچھتر پیسہ

اکسیر معدہ

پیٹ درد نفخ ڈکار ہیضہ وغیرہ سوء ہضم کے لئے بہترین اور لذیذ چورن قیمت ۶۲ پیسہ۔ سوا روپیہ۔ اڑھائی روپیہ

انگزینا

ہاضمہ کی اصلاح بدنی طاقت اور جوڑوں کی درد کیلئے بہترین گولیاں قیمت دو روپے

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۲۸

دوائی فضل الٰہی

جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ بارہا تجربہ میں آچکی ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ حمل کے پہلے مہینہ سے شروع کی جائے۔

قیمت مکمل کورس ۱۶/-

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ ضلع جھنگ

ماہ رمضان المبارک

ہم بڑی خوشی سے امسال بھی اپنے ہاں کے طبع کردہ تمام قرآنوں پر ماہ رمضان المبارک کی خاص الخاص رعایت دینے کا اعلان کرتے ہیں یہ رعایت اسی دسمبر ۱۹۶۶ء تک جاری رہیگی آج ہی ایک کارڈ بھیجکر کتاب خیر و برکت مفت منگوایئے۔ اس کتاب میں الاسماء الحسنیٰ کے معنے اور شرح بڑی تفصیل کیساتھ شائع کی گئی ہے اور اس بابرکت کتاب میں تاج کمپنی کی تمام مطبوعات معہ رعایت رمضان المبارک درج کر دی ہیں۔

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۳۰ کراچی

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوٹس

بعدالت جناب رانا شمشیر علی خان اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم چنیوٹ ضلع جھنگ

بمقدمہ ۱۶ سال ۱۹۶۷ء

درخواست تقسیم زیر دفعہ ۱۱۱ ایکٹ ۱۸۸۷ء مال گزاری کھاتہ نمبر ۱۲۶/۱۱۱ من کھتونی نمبران ہائے ۸۰۵ تا ۸۷۵ اراضی بقبہ ۶ مرلہ۔ ۳۶۵۶ کنال واقع موضع عاصیاں تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ مندرجہ جمعبندی دیہہ مرتبہ سال ۶۳-۱۹۶۲ء

شہامند۔ شیرا۔ سنت۔ پسران راجہ تاجہ زیادہ۔ مزید۔ محمد۔ احمد۔ سعی دین پسران گنہ مسماۃ نوراں بیوہ ہتھیلا اقوام عاصی۔ سکنہ ئے موضع عاصیاں تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ۔ سائلان۔

بنام:۔ مسماۃ ستاں زوجہ صالحوں قوم عاصی سکنہ موضع عاصیاں تحصیل چنیوٹ (۲) محمد شفیع ولد صالحوں قوم عاصی سکنہ موضع عاصیاں تحصیل چنیوٹ (۳) محمد ولد سردارا قوم عاصی موضع عاصیاں تحصیل چنیوٹ (۴) محمد ولد راجہ ؍ ؍ ؍

؍ (۵) سادا ولد قمرا ؍ ؍ ؍ (۶) سوہنا محمد پسران شاہو ؍ ؍ ؍

؍ (۸) شیرا ولد جلال ؍ ؍ ؍ (۹) گکنہ (۱۰) سوہنا (۱۱) سوکھا پسران مراد۔ قوم عاصی سکنہ موضع عاصیاں تحصیل چنیوٹ۔ (۱۲) سردارا ولد قمر قوم عاصی سکنہ موضع عاصیاں تحصیل چنیوٹ (۱۳) سوہاوی (۱۴) ممی۔ پسران شہابل۔ قوم عاصی سکنہ موضع عاصیاں تحصیل چنیوٹ۔ (۱۵) رحماں ولد بہادر۔ قوم عاصی سکنہ موضع عاصیاں تحصیل چنیوٹ۔ (۱۶) ممند۔ (۱۷) ممند۔ پسران نادر۔ ؍ ؍ ؍ (۱۸) فاطمہ بیوہ رحماں۔ قوم عاصی سکنہ موضع عاصیاں تحصیل چنیوٹ (۱۹) بھاگن (۲۰) مریاں۔ دختران نادر۔ قوم عاصی سکنہ موضع عاصیاں تحصیل چنیوٹ (۲۱) بیوہ سجادہ قوم عاصی۔ سکنہ موضع عاصیاں تحصیل چنیوٹ۔ (۲۲) محمد (۲۳) سلطان۔ (۲۴) غلام۔ (۲۵) شہباز۔ پسران سجادہ قوم عاصی سکنہ موضع عاصیاں تحصیل چنیوٹ

(۲۶) مسماۃ باقر (۲۷) مسماۃ زینب (۲۸) مسماۃ سکینہ۔ دختران سجادہ ؍ ؍

(۲۹) تاجہ (۳۰) سادا پسران قادر قوم عاصی ؍ ؍ ؍

(۳۱) محمد (۳۲) خان محمد پسران راجہ ؍ ؍ ؍

(۳۳) احمد (۳۴) محمد پسران منتھلی ؍ ؍ ؍

(۳۵) شیرا (۳۶) نذیر۔ (۳۷) بشیر ؍ امیر ؍ ؍ ؍

(۳۸) مسماۃ جوائی (۳۹) مسماۃ نوراں دختران امیر ؍ ؍ ؍

(۴۰) سوہنا ولد نہال ؍ ؍ ؍

(۴۱) راجہ ولد حسن ؍ ؍ ؍

(۴۲) سید اللہ (۴۳) احمد (۴۴) محمد (۴۵) شریف پسران شاہو قوم عاصی سکنہ موضع عاصیاں تحصیل چنیوٹ

(۴۶) احمد ولد مغلی (۴۷) محمد ولد علاول (۴۸) دسادا ولد ہیرا (۴۹) اللہ دتہ ولد سوہنا

(۵۰) محمد صدیق ولد سوہنا (۵۱) مسماۃ بکھی بیوہ مدی اقوام عاصی ساکنان ئے موضع عاصیاں تحصیل چنیوٹ

(۵۲) حیات (۵۳) فاطمہ (۵۴) نواز (۵۵) شہباز پسران مدی قوم عاصی ساکن موضع ؍ ؍

(۵۶) مسماۃ ستاں (۵۷) مسماۃ جنتاں دختران مدی قوم عاصی سکنہ موضع عاصیاں تحصیل چنیوٹ

(۵۸) مسماۃ مہراں بیوہ سوہادہ ؍ ؍ ؍ ؍

(۵۹) رحماں۔ (۶۰) محمد پسران سوہادہ ؍ ؍ ؍

(۶۱) فاطمہ (۶۲) نوراں (۶۳) جوائی۔ دختران سوہادہ ؍ ؍ ؍

(۶۴) سوداگری (۶۵) قادری۔ پسران جوایا ؍ ؍ ؍

(۶۶) گلدے (۶۷) لوجہ۔ پسران سادا ؍ ؍ ؍

(۶۸) زینب۔ (۶۹) نوراں۔ دختران سادا ؍ ؍ ؍

(۷۰) مسماۃ بگھاں بیوہ رجادہ ؍ ؍ ؍

(۷۱) موبری ولد رجادہ ؍ ؍ ؍

(۷۲) نوراں دختر رجادہ ؍ ؍ ؍

(۷۳) مسماۃ نوراں (۷۴) مسماۃ ستاں ہمشیرگان بگھاں ؍ ؍ ؍

(۷۵) مسماۃ نوراں ہمشیرہ شاہلی ؍ ؍ ؍

(۷۶) ممند ولد بگھو ؍ ؍ ؍

(۷۷) نادر (۷۸) غلام۔ پسران ٹیلیو ؍ ؍ ؍

(۷۹) نوراں بیوہ محمدا (۸۰) ستاں دختر محمدا (۸۱) شیر ولد نوراؔ۔ (۸۲) مسماۃ جوائی بیوہ راجہ (۸۳) محمد ولد راجہ اقوام عاصی۔ ساکنان ئے موضع عاصیاں تحصیل چنیوٹ۔

(۸۴) مسماۃ فاطمہ (۸۵) مسماۃ بھاگاں (۸۶) مسماۃ ماہی (۸۷) مسماۃ مہراں (۸۸) مسماۃ سرداراں۔ دختران راجہ قوم عاصی ساکن موضع عاصیاں تحصیل چنیوٹ۔ (۸۹) رحمان ولد سادا قوم عاصی سکنہ موضع عاصیاں تحصیل چنیوٹ۔

(۹۰) لالہ ولد دلاور قوم راجپوت چدھڑ عاصی سکنہ چک ۵۲ ضلع شاہ پور۔

(۹۱) محمد (۹۲) غلام محمد پسران داؤد ؍ ؍ ؍

(۹۳) امان (۹۴) رحماں (۹۵) شامال۔ پسران ؍ ؍ ؍

(۹۶) مسماۃ خیراں بیوہ سارنگ (۹۷) موہری ولد سارنگ (۹۸) نذیراں (۹۹) بشیراں دختران سارنگ (۱۰۰) مسماۃ نوراں (۱۰۱) مسماۃ راجہ دختران مالی۔ (۱۰۲) محمد ولد علی (۱۰۳) مسماۃ فاطمہ (۱۰۴) مسماۃ امینہ (۱۰۵) مسماۃ خاتون دختران علی (۱۰۶) محمد حیات (۱۰۷) ٹھوبہ پسران دہانہ (۱۰۸) امیر ولد مراد (۱۰۹) غلام ولد سجادہ (۱۱۰) اللہ دتہ ولد منتھلی (۱۱۱) کملا ولد داؤد (۱۱۲) لالا پسر مسماۃ فتح بیوہ مبارک (۱۱۳) مسماۃ جوائی (۱۱۴) محمدا (۱۱۵) محمد پسران راجہ (۱۱۶) صالحوں ولد محمد بخش (۱۱۷) ولیہ (۱۱۸) مہرا (۱۱۹) حسن علی (۱۲۰) سلوا۔ پسران مراد (۱۲۱) مسماۃ دولاں بیوہ کرم علی (۱۲۲) مرشاد (۱۲۳) شہباز۔ پسران کرم علی اقوام راجپوت چدھڑ عاصی سکنہ ئے چک ۵۲ ضلع شاہ پور۔

(۱۲۴) مسماۃ بھاپی (۱۲۵) مسماۃ بانو دختران کرم علی قوم عاصی سکنہ موضع عاصیاں تحصیل چنیوٹ۔

(۱۲۶) علی (۱۲۷) کرم علی پسران راجہ ؍ ؍ ؍ ؍

(۱۲۸) مسماۃ راجاں بیوہ باقر ؍ ؍ ؍

(۱۲۹) مسماۃ ماہل (۱۳۰) مسماۃ زینب دختران باقر ؍ ؍

(۱۳۱) راجہ (۱۳۲) تاجہ۔ پسران ممند (۱۳۳) مسماۃ شمیم بیوہ ٹھرا جہ (۱۳۴) مسماۃ موزاں دختر ٹھراجہ (۱۳۵) خان ولد نارنگ اقوام عاصی سکنہ ئے موضع عاصیاں تحصیل چنیوٹ

(۱۳۶) ڈھلہ (۱۳۷) ملا پسران سجادہ قوم جٹ دلیر ؍ ؍

(۱۳۸) قادری۔ (۱۳۹) سوداگری پسران مگول (۱۴۰) اعظم ولد راجہ (۱۴۱) مرزا (۱۴۲) سوکھا (۱۴۳) ماہیہ (۱۴۴) ممند (۱۴۵) اللہ دتہ (۱۴۶) ایلس (۱۴۷) محمد حیات پسران زیادہ (۱۴۸) مسماۃ دولاں دختر زیادہ (۱۴۹) محمد (۱۵۰) نواب پسران نواب (۱۵۱) نواد ولد مالی (۱۵۲) رحماں (۱۵۳) محمد پسران مال (۱۵۴) علی ولد قادر (۱۵۵) شیر محمد (۱۵۶) غلام محمد پسران قادری (۱۵۷) مسماۃ بھابھی بیوہ رحماں (۱۵۸) ٹھوبہ ولد رحماں (۱۵۹) مسماۃ نہالی دختر رحماں (۱۶۰) شاہو (۱۶۱) باہو (۱۶۲) الاہو پسران صابو (۱۶۳) شاہو (۱۶۴) نادر (۱۶۵) شیر علی پسران سجادہ (۱۶۶) محمد (۱۶۷) اگما پسران باہو (۱۶۸) مسماۃ جنت دختر باہو (۱۶۹) مجادل عرف ٹھوولد پھاندن (۱۷۰) سوکو (۱۷۱) پیراں دتہ پسران بابلی (۱۷۲) اگنہ ولد مکھن۔ اقوام عاصی سکنہ ئے موضع عاصیاں تحصیل چنیوٹ

(۱۷۳) مسماۃ حیات بی بی تا قدا احمد علی قوم فقیر جنجوعہ سکنہ سلطان پاکھرا (۱۷۴) محمد حسین (۱۷۵) نور حسین پسران موسے قوم فقیر جنجوعہ سکنہ سلطان پاکھرا (۱۷۶) مولا بخش ولد محمد بخش (۱۷۷) سکینہ بی بی دختر کریم بخش قوم فقیر جنجوعہ (۱۷۹) منصب (۱۸۰) اکبر علی پسران احمد یار (۱۸۱) اللہ یار ولد امیرا (۱۸۲) نوا (۱۸۳) شیرا پسران نغیر علی (۱۸۴) فرید ولد محمد علی اقوام فقیر جنجوعہ سکنہ ئے سلطان پاکھرا۔

(۱۸۵) اکبر علی۔ (۱۸۶) سلطان احمد (۱۸۷) محمد شریف } ٹھٹھہ کانجو تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

(۱۸۸) محمد حسین۔ (۱۸۹) غلام پسران صالحوں } سکنہ جوزکی نو چک نمبر ۵۲۸ تحصیل و ضلع شیخوپورہ

(۱۹۰) دوست محمد ولد محمداد کات خان (۱۹۱) شہباز خان (۱۹۲) شمشیر خان (۱۹۳) تسلیم خان پسران سلطان (۱۹۴) گل شیر خان (۱۹۵) محمد خان پسران محمد کرم (۱۹۶) شیر محمد۔ (۱۹۷) امیر الدین۔ (۱۹۸) فیض محمد (۱۹۹) نصیر الدین۔ پسران حسن دین (۲۰۰) زہراں بی بی دختر حسن دین (۲۰۱) محمد دین ولد گل حسین (۲۰۲) مسماۃ بخت بیوہ احمد دین (۲۰۳) سرفراز خان ولد احمد دین۔ (۲۰۴) نسیم بی بی (۲۰۵) کریم بی بی۔ (۲۰۶) مہر دین بی بی دختران احمد دین (۲۰۷) محمد حیات ولد محمد غوث (۲۰۸) غلام محمد ولد عبد الرحمن (۲۰۹) محمد اشرف (۲۱۰) محمد اجمل پسران عزیز الدین (۲۱۱) مسماۃ شہزادی عرف حنیفہ وڈی (۲۱۲) مسماۃ سرداراں بی بی دختران عزیز الدین (۲۱۳) محمد یار ولد امیر الدین (۲۱۴) تاج دین (۲۱۵) معراج دین (۲۱۶) شہاب دین پسران غلام مصطفیٰ (۲۱۷) محمد انور ولد اللہ دین (۲۱۸) ام لیلیٰ (۲۱۹) غلام بی بی دختران اللہ دین (۲۲۰) مسماۃ حیات بی بی دختر ضیاء الدین۔ ۲۲۱ محمد یار (۲۲۲) محمد اکبر پسران ذوالفقار (۲۲۳) محمد نواز ولد محمد صدیق (۲۲۴) مسماۃ اللہ بی بی دختر محمد صدیق اقوام پٹھان سکنہ ئے پائی خیل محلہ باغ والہ گلبیانہ ضلع جھنگ

مسؤل علیہمان۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعیان نے ایک درخواست تقسیم اراضی عدالت ہذا میں گزاری ہے جملہ مسؤل علیہم کو بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ مقدمہ ہذا کی پیروی کے لئے عدالت ہذا میں بتاریخ ۱۸/۱۱/۶۷ بوقت ۹ بجے اصالتاً یا وکالتاً حاضر آ دیں۔ عدم حاضری مسؤل علیہم مذکور کی صورت میں کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۲۵/۱۰/۶۷ بہ ثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(دستخط کلکٹر درجہ دوم چنیوٹ) (مہر عدالت)

قرآن کریم ہی وہ کتاب ہے، جو ہر لحاظ سے محفوظ ہے اور جس پر عمل کیا جاتا ہے

مسلمانوں کو قرآنِ کریم کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونا چاہیئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النمل کی آیت يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"قرآنِ کریم پر نظر غائر ڈالنے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس میں قرآن مبین کا لفظ صرف دو دفعہ اور کتاب مبین کا لفظ بارہ دفعہ استعمال ہوا ہے جس میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ قرآن کریم کا کتاب ہونے کے لحاظ سے حلقہ زیادہ وسیع ہوگا۔ اور اکثر لوگ اس کے کتاب ہونے سے ہی فائدہ اٹھائیں گے۔ گو ایک طبقہ ایسا بھی ہوگا جو حفظ کے ذریعہ اس کی برکات سے بہرہ اندوز ہوگا اور اس طرح مسلمانوں کو توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ تعلیم کا رواج زیادہ کریں۔ تاکہ مسلمان قرآنی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہو سکیں۔

پھر تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُّبِينٍ میں قرآن کریم کی دوسری فضیلت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ ایک کتاب ہے یعنی وہ لکھی ہوئی اور محفوظ ہے۔ جب کہ باقی الہامی کتب اب صرف نام کی کتاب رہ گئی ہیں۔ حقیقتاً وہ اب کتاب نہیں رہیں۔ اور ان کے الفاظ اور ان کی عبارتیں ہی بتا رہی ہیں کہ ان کی حقیقت بدل گئی ہے۔ نیز کتب وجوب پر دلالت کرتی ہے اور صرف قرآن کریم ہی اب ایک ایسی کتاب ہے جس پر عمل کیا جاتا ہے۔ چنانچہ آج بھی اس کے ہر حکم پر لاکھوں بلکہ کروڑوں لوگ عمل کرتے ہیں۔ مگر تورات انجیل وغیرہ۔ اور ژند پر بہت کم عمل ہوتا ہے۔ پس قرآن کریم ہی ایک کتاب ہے کیا بلحاظ اس کے کہ وہ ساتھ کے ساتھ لکھی جاتی رہی اور اب تک بغیر کسی زیر اور زبر کے فرق کے وہ وہی ہے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور کیا بلحاظ اس کے کہ یہی وہ کتاب ہے جس پر دنیا میں عمل کیا جاتا ہے۔ باقی مذاہب والے بے شک اپنی الہامی کتب کو شائع کرتے اور ان کے متعلق اپنی عقیدت کا اظہار بھی کرتے ہیں بلکہ ان کی تعلیموں سے اختلاف رکھنے والوں کو برا بھلا بھی کہتے ہیں مگر جب عمل کا سوال آتا ہے تو وہ ان کتابوں کو بالائے طاق رکھنے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور یہ دونوں حقائق ظاہر و باہر ہیں۔

نولڈکے جرمن کا مشہور مستشرق لکھتا ہے کہ:۔ ممکن ہے تحریر کی کوئی معمولی غلطیاں بھول چوک تو ہوں لیکن جو قرآن عثمانؓ نے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا اس کا مضمون وہی ہے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پیش کیا تھا۔ گو اس کی ترتیب عجیب ہے یورپین علماء کی یہ کوششیں کہ وہ ثابت کریں کہ قرآن کریم میں بعد کے زمانہ میں بھی کوئی تبدیلی ہوئی ہے بالکل ناکام ثابت ہوئی ہیں۔"

{ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا
زیر لفظ قرآن }

اسیطرح سر ولیم میور اپنی کتاب "لائف آف محمدؐ" میں لکھتا ہے کہ:۔

"اس زمانہ میں جو قرآن موجود ہے۔ اس کے متعلق ہم ویسے ہی یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ اصل صورت میں محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کا بنایا ہوا کلام ہے جس یقین سے کہ مسلمان کہتے ہیں کہ وہ خدا کا غیر مبدل کلام ہے۔"

اس کے مقابل میں تورات اور انجیل کے متعلق خود بڑے بڑے پادری تسلیم کرتے ہیں کہ وہ محرف و مبدل ہو چکی ہیں۔ پس دنیا کے مذاہب کی تمام الہامی کتب میں سے صرف قرآن کریم ہی ایک ایسی کتاب ہے جسے صحیح معنوں میں کتاب کہا جا سکتا ہے اور جس کا ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف اسی شکل میں محفوظ ہے جس شکل میں وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۳ صفحہ ۲۱۳)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پاکستان بلامقابلہ سلامتی کونسل کا رکن منتخب ہو جائیگا

نیویارک ۴ نومبر۔ پاکستان اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی ایشیائی نشست کا یقینی طور پر رکن منتخب ہو جائے گا اس نشست کیلئے پاکستان کے علاوہ قبرص بھی امیدوار تھا۔ لیکن ایشیائی گروپ کے اجلاس میں قبرص نے نشست سے دستبرداری کا اعلان کر دیا ہے جس سے پاکستان کی کامیابی یقینی ہو گئی ہے اور وہ اگلے سال جنوری سے دو سال کے لئے سلامتی کونسل کا رکن بن جائے گا۔ سلامتی کونسل کی یہ نشست جاپان کی رکنیت کی میعاد ختم ہونے سے خالی ہوئی تھی۔ پاکستان کو سلامتی کونسل کی رکنیت کا اعزاز پہلی مرتبہ حاصل ہو رہا ہے۔ سلامتی کونسل کی ایشیائی نشست کے لئے رکن کا آخری انتخاب پیر کو ہوگا۔

برطانیہ نے وفاق کو مالی امداد دینے کا پروگرام ملتوی کر دیا

لندن ۴ نومبر۔ اگر جنوبی عرب کی دونوں متحارب سیاسی جماعتیں حکومت بنانے پر تیار نہ ہو سکیں تو برطانیہ اس ماہ کے آخر میں تمام اختیارات جنوبی عرب کی وفاقی فوج کے حوالے کر دے گا۔ یہ بات وزیر خارجہ مسٹر براؤن نے بتائی جو انہوں نے دار العوام میں کی تھی۔

برطانوی وزیر خارجہ مسٹر جارج براؤن نے دار العوام کو بتایا کہ برطانیہ عدن سے اپنی افواج نومبر کے آخر تک واپس بلالے گا اور اسی ماہ کے دوسرے ہفتہ جنوبی عرب وفاق کو آزادی دے دی جائے گی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ برطانیہ نے سابق وفاقی حکومت کو جو مالی امداد دینے کا وعدہ کیا تھا وہ اس وقت تک نہیں دی جائے گی جب تک کہ جنوبی عرب کی متحارب جماعتیں قومی محاذ آزادی اور فلوسی کی حکومت بنانے پر تیار نہیں ہو جاتیں۔

امریکی وزارت خارجہ کا وضاحتی بیان

واشنگٹن ۴ نومبر۔ امریکی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے ان خبروں کی تردید کر دی کہ امریکی وزیر خزانہ مسٹر رابرٹ اینڈرسن صدر جانسن کی ہدایت پر متحدہ عرب جمہوریہ جا رہے ہیں۔ ترجمان نے کہا کہ مسٹر اینڈرسن کا مصر کا دورہ سرکاری نوعیت کا نہیں ہے۔ یاد رہے کہ چند روز قبل امریکہ کے بااثر اخبار نیویارک ٹائمز نے خبر شائع کی تھی کہ مسٹر اینڈرسن صدر جانسن کی خصوصی ہدایات پر صدر ناصر سے بات چیت کرنے قاہرہ جا رہے ہیں۔ خیال ہے کہ وہ صدر ناصر پر اس بات کے لئے زور دیں گے کہ وہ اسرائیل سے براہ راست بات چیت پر آمادہ ہو جائیں۔

۴۳ متروکہ صنعتی اداروں کو سربمہر کر دیا گیا

لاہور ۴ نومبر۔ صوبائی محکمہ بحالیات کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ محکمہ نے مغربی پاکستان میں ۴۳ متروکہ صنعتی اداروں اور سینماؤں کو رقوم کی ادائیگی کی بناء پر سربمہر کر دیا ہے۔ یہ املاک ضلع لاہور، ساہیوال، لائل پور، جھنگ، سرگودھا، ملتان، بہاولنگر، ڈیرہ غازی خاں، سیالکوٹ، خیرپور، نواب شاہ، حیدرآباد، سکھر، لاڑکانہ، جیکب آباد اور کوئٹہ میں ہیں۔

محکمہ بحالیات کے ترجمان نے بتایا کہ ان متروکہ املاک میں سے اکثریت ان جائدادوں کی ہے جنہیں ۶۰-۱۹۵۹ء میں مختلف افراد کو الاٹ کیا گیا تھا۔ ضابطہ کے تحت ان کی قیمت کی ادائیگی تین سال میں ہونی چاہیئے تھی اس کے بعد انہیں مزید مہلت دی گئی۔ اور وقتاً فوقتاً نوٹس دیئے جاتے رہے آخری نوٹس ۱۹۶۶ء میں جاری کئے گئے۔ اس کے باوجود جنہوں نے ادائیگی میں کوتاہی کی جاری رہی ترجمان نے بتایا کہ جو املاک سربمہر کی گئیں ان کو ایک ماہ کے عرصہ میں فروخت کر دیا جائے گا۔

امریکی فضائیہ کا بمبار طیارہ گر کر تباہ ہو گیا

نیویارک ۴۔ امریکی فضائیہ کا ایک دیو قامت بمبار طیارہ ہوائی اڈے پر اترتے ہوئے گر کر تباہ ہو گیا۔ طیارے میں سوار آٹھ افراد میں سے صرف ایک پیراشوٹ کے ذریعے چھلانگ لگا کر جان بچانے میں کامیاب ہو سکا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴